سٹیٹ ہاؤس گیمبیا کا چیلنج۔ اللہ تعالیٰ اس سال میں ہرگز جماعت کو ذلیل ورسوا نہیں ہونے دے گا۔

(خطبہ جمعہ 5/ستمبر 1997ء بمقام مسجد فضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

آج کے خطبے کا موضوع گیمبیا کے حالات ہیں جن کو عمداً میں نے اب تک جماعت کے سامنے پیش نہیں کیا کیونکہ کچھ ایسی صورتحال تھی جو کسی خاص کروٹ بیٹھ نہیں رہی تھی اور معین طور پر آخری صورت میں بہت سے امور تحقیق کے محتاج تھے اور چونکہ اس تحقیق کے دوران کچھ غلط خبریں بھی ملتی رہیں کچھ صحیح بھی، پھر ان کی چھان بین کرنی پڑی، حکومت کے بیانات مختلف رہے ایک دوسرے سے متضاد، ان کے متعلق بھی معلومات حاصل کرنی پڑیں اور سب سے بڑی بات جس کا انتظار رہا وہ وہاں کے خبیث مولوی کا مباہلے کا عوام کے سامنے ریڈیو، ٹیلی ویژن پر اقرار تھا اور شروع سے لے کر آخر تک میرا اسی بات پر زور رہا کہ اللہ تعالیٰ اس سال میں **انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز جماعت کو ذلیل ورسوا نہیں ہونے دے گا** اس لئے جماعت احمدیہ گیمبیا کی پوری کوشش ہونی چاہئے کہ جس طرح بھی ہو اس بدبخت مولوی جس کا میں ذکر کروں گا اس کا مباہلے کے اوپر اقرار کا یا تحریری بیان پہنچائیں یا اسے عوام الناس میں اسے قبول کرنے کی دعوت دیں۔ یہ خلاصہ ہے اس رپورٹ کا اور اب میں کچھ تفصیل بیان کرتا ہوں۔ جو آنکھیں کھولنے والی تفصیل ہے کیونکہ اگر ہم تحقیق نہ کرتے تو یہ سارے امور ہماری نظروں سے اوجھل رہتے اور اس مولوی کی اچانک بکواس کی وجہ سے مزید گہرائی میں اترنے کا موقع ملا

اور پتا چلا کہ ایک بہت گہری سازش ہے جس نے سعودی عرب میں پرورش پائی ہے اور مسلسل پاکستان سعودی عرب کے ساتھ اس میں شامل رہا ہے اور کویت اور مصر، یہ ان کے خاص اڈے بنائے گئے ہیں۔ کیا واقعہ ہوا اور کس طرح یہ جماعت کے خلاف سازشیں پلتی ہیں؟ اس کا ایک بہت ہی اچھا موقع ہے کہ آپ کے سامنے یہ پورا نمونہ پیش کرسکوں۔

6 رجون کو جب میں امریکہ کے سفر پر تھا پہلی بار گیمبیا کے سٹیٹ ہاؤس سے ایک امام نے جماعت کے خلاف خطبہ دیتے ہوئے وہی بکواس کی جو پاکستانی مولوی کیا کرتے ہیں اور انہی کے الفاظ میں ہمارے مولویوں کو گالیاں دیں۔ نعوذ باللہ من ذلک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ کہا وغیرہ وغیرہ۔ وہ ساری تہمتیں جن کا موثر، معین، منہ توڑ جواب دیا جا چکا ہے وہ ساری اس علم کے بغیر کہ ہم اس سے پہلے ان سب باتوں کا جواب دے چکے ہیں طوطے کی طرح رٹی ہوئی باتیں مولوی نے بیان کرنی شروع کیں۔ 6 رجون کا اس کا پہلا خطبہ تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا شرارت نئی نئی ہے لیکن جماعت کو میں نے سمجھایا کہ یہ جو کچھ بھی بولتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک الٰہی تائید کا سال ہے اس سے آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا لیکن ایک دفعہ اس سے دستخط کروا دیں تا کہ عوام الناس گیمبیا کے عوام بھی اور دنیا کے عوام بھی یہ جان جائیں کہ اس نے جان بوجھ کر مباہلے کو قبول کرلیا تھا پھر اللہ کی تقدیر جو دکھائے گی وہ ہم بھی دیکھیں گے اور دنیا بھی دیکھے گی۔ اس بات میں بہت وقت لگا اور اس وقت کا یہ فائدہ پہنچا کہ اندرونی طور پر جو سازش پکی تھی، کب چلی تھی، کیسے ہوئی وہ سارے مناظر ہمارے سامنے ابھر آئے۔ مولوی شروع میں تو یہ کہہ کے ٹالتا رہا کہ مباہلہ آمنے سامنے ہوا کرتا ہے اور مباہلے کے متعلق فریقین سامنے جمع ہونے چاہئیں۔ میں نے کہا فوراً مان جائیں ان سے کہیں آمنے سامنے مباہلہ ہو گیمبیا میں ہو تم بھی نکلو اپنے ساتھی لے کر ہم بھی نکلتے ہیں ہمیں تمہارے قتل و غارت کی کوئی پرواہ نہیں۔ گیمبیئن احمدی خدا کے فضل سے بہت بہادر اور دلیر احمدی ہیں اور ہم سب میدان میں آتے ہیں۔ جب یہ کہا تو پھر ٹال گیا کہ مباہلے اس طرح تو نہیں ہوا کرتے اور کئی قسم کی بے ہودہ باتیں کر کے اس سے اس نے اپنا دامن بچا لیا لیکن آخر اس کو مباہلہ قبول کرنا پڑا اور مباہلہ قبول ابھی حال ہی میں اس نے کیا ہے۔ جرمنی کے دورے کے دوران کئی قسم کی تشویشناک خبریں ملتی رہیں مگر میں اسی بات پر زور دیتا رہا کہ ایک دفعہ مباہلہ کروالو پھر دیکھیں گے اور پہلی دفعہ اس نے مباہلے کا اقرار کرلیا

اور عوام میں لوگوں کے سامنے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اپنے خطبے میں اس نے یہ کھلم کھلا اقرار کیا کہ میں مباہلے کو تسلیم کرتا ہوں اور میرے نزدیک نعوذ باللہ من ذالک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جھوٹے ہیں اور جو باتیں میں بیان کر رہا ہوں وہ سچی ہیں یہ کہہ کر جب اس نے مباہلے کی قبولیت کا اعلان کیا تو وہ پہلا دن تھا جو مجھے چین سے نیند آئی ورنہ اس سے پہلے بہت سخت پریشانی اور گھبراہٹ اور روحانی، دلی اور ذہنی اذیت میں مبتلا رہا جس کے آثار جماعت نے بھی محسوس کئے ہوں گے۔ کئی لوگ مجھے لکھتے رہے ہیں کہ آپ کی اس دفعہ کی سفر کی تقریروں وغیرہ میں ایک بے چینی سی معلوم ہوتی تھی وہ کیا بات تھی تو میں چاہتا تھا کہ خطبے میں جب سب بات ایک اپنے منتہیٰ کو پہنچ جائے تب میں جماعت کے سامنے ان سب باتوں کا اعلان کروں تو خدا کے فضل سے آج وہ جمعہ ہے جس میں سارے معاملات اپنے آخری منتہیٰ تک پہنچ گئے ہیں اور اب میں آپ کے سامنے یہ ساری باتیں کھول سکتا ہوں۔

6 رجون کو اس نے جو اعلان کیا جماعت کے خلاف سٹیٹ ہاؤس سے ایک ایسا خطبہ دیا جس میں صدر گیمبیا خود بیٹھا ہوا تھا اور وہ خطبہ گورنمنٹ کے ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر مشتہر کیا گیا۔ جب صدر سے یہ پوچھا گیا کہ کیا آپ اس میں ملوث ہیں تو اس نے کہا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا یہ تو میرا امام ہے میں بیٹھا ہوا ہوں بس اس سے زیادہ میرا کوئی قصور نہیں۔ جب مذہبی امور کے وزیر سے پوچھا گیا کہ جناب یہ اگر قصور کسی کا نہیں تو اس کو آپ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پہ کیوں مشتہر کر رہے ہیں۔ اگر حکومت کا اس میں کوئی دخل نہیں اور پھر جماعت کا ریڈیو اور آپ کے گورنمنٹ ٹیلی ویژن پر ظاہر ہونا بند کیوں کروا دیا گیا ہے؟ اس کی بکواس جاری ہے اور جماعت کا جواب دینا بند کروا دیا گیا ہے۔ وہ اتنے جھوٹے لوگ ہیں کہ ملاقاتوں میں کہتے ہیں اوہو یہ تو غلطی ہے ہمارا تو کوئی دخل نہیں، یہ تو ایک عام کمینہ سا امام ہے اور اتفاق سے سٹیٹ ہاؤس کے اوپر اس کے خطبے چلتے ہیں ورنہ حکومت کا تو اس میں کوئی بھی تعلق نہیں یہ وہ بیان دیتے رہے لیکن بی بی سی کا ایک پروگرام ہے ''فوکس آن افریقہ'' (Focus on Africa) اس نے ان خطبات کا نوٹس لیا اور حکومت کی سازش پر سے پہلی دفعہ خوب کھل کے پردہ اٹھایا ہے۔ بی بی سی کے پروگرام میں ایک گیمبیئن افریقن کا خط بیان کیا گیا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر بی بی سی اس شخص لکھنے والے کو اہمیت نہ دیتی اور خود یقین نہ کرتی کہ یہ باتیں سچی ہیں تو کھل کر گیمبیا کے صدر اور اس کی حکومت کو ملزم نہ بناتی ورنہ ان کے خلاف مقدمے چل سکتے تھے

کئی قسم کی کارروائیاں ہوسکتی تھیں۔ بی بی سی نے بڑی بہادری کے ساتھ ایک گمنام آدمی کا خط اپنی نشریات میں ظاہر کیا جس سے پتا چلتا ہے کہ پیچھے کیا ہورہا ہے اور کون ملوث ہے۔ دو دفعہ بی بی سی نے ایسے خطوط پڑھے اور سارے گیمبیا میں بی بی سی بہت پاپولر یعنی ہردلعزیز ہے اور انہوں نے سنا سب نے۔ مختصراً ایک خط میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک گیمبیئن جس کے متعلق انہوں نے بتایا نہیں کہ کون لکھنے والا ہے اس نے ان باتوں کا اظہار کیا ہے وہ کہتے ہیں ''ایک شخص نے جس کو حکومت کی پشت پناہی حاصل ہے یہ اقدام کیا ہے جو سراسر منفی، غیر مذہبی اور شیطانی اقدام ہے''۔ میں آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ گیمبیا کے عوام بہت شریف النفس لوگ ہیں اس وہم میں ہرگز مبتلا نہ ہوں کہ وہ اس سازش میں شریک ہیں۔ گیمبیا پاکستان نہیں ہے، گیمبیا ایک آزاد ملک ہے اور شریف النفس لوگ ہیں جو بہادری کے ساتھ اپنے مؤقف کو بیان کرتے ہیں پاکستان میں جو بھٹو نے کارروائی کی یا ضیاء الحق نے کی اس میں ساری قوم نے بزدلانہ رویہ اختیار کیا جو شرافت کی آواز تھی وہ گنگ ہوگئی جو خبیث اور شیطانی آواز تھی وہ نہ صرف اٹھتی رہی بلکہ خوب کھل کے اس کو ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات میں شہرت دی گئی اور سارا ملک اس سازش میں گویا عمداً شریک ہوگیا۔

گیمبیا کا معاملہ ہرگز وہ نہیں ہے یہ ایک بالکل اور قصہ ہے جوں جوں میں اس سے پردہ اٹھاؤں گا آپ حیران ہوں گے کہ دکھایا یہ جا رہا ہے کہ گویا گیمبیا بھی ایک اور ملک ہے جس نے احمدیت کو غیر مسلم قرار دیدیا ہے اور سارے عوام اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ سٹیٹ ہاؤس سے خطبے دیئے جارہے ہیں مگر ان خطبوں کی اصلیت کیا ہے وہ میں آپ کو اس خط کے ذریعے اور بعض دوسرے شواہد سے پیش کروں گا۔ اس نے کہا ''**حکومت کی پشت پناہی حاصل ہے یہ اقدام کیا ہے سراسر منفی، غیر مذہبی اور شیطانی اقدام ہے جو گیمبیا کی ایک قانون کی پابند اور امن پسند جماعت کے خلاف اس نے اٹھایا ہے خاص طور پر جماعت احمدیہ کے خلاف امام فاتح نے جو گند اچھالا ہے سراسر جھوٹا اور قابل نفرت ہے**''۔ اب اللہ تعالیٰ نے ہمارے جواب سے پہلے ہی ایک ایسے ادارے کو جواب کی توفیق بخشی جس کا ہمارے ساتھ کوئی بھی رابطہ نہیں تھا ہمیں پتا بھی نہیں تھا کہ انہوں نے کچھ پروگرام میں ہماری جماعت کا ذکر بھی داخل کرنا ہے اور لکھنے والا ضرور کوئی ایسی اہم شخصیت ہے جس کو بی بی سی نے رد نہیں کیا کیونکہ اگر بی بی سی پہ مقدمہ چلتا تو وہ اس کو پیش کر سکتے تھے۔ ''الجزائر میں ہونے والے مذہبی

فسادات ساری دنیا کے لئے ایک انتباہ کی حیثیت رکھتے ہیں اس ساری صورت حال کا ذمہ دار صرف امام فاتح نہیں بلکہ ایک شیطانی لیڈر ہے جو اس کے ساتھ ہے اور یہ بھی بعید نہیں کہ صدر اور وزیر داخلہ بو جنگ بھی شریک ہوں‘‘۔ پہلی دفعہ یہ لکھا ہے اس نے اسی وقت کہ بعید نہیں کہ وہ اس میں شریک ہوں۔ پھر اس نے لکھا کہ ’’ **گیمبیا ایک ایسا ملک ہے جس میں مختلف مذاہب اور فرقوں کے لوگ آباد ہیں اس لئے یہ انتہائی غیر آئینی اقدام ہوگا کہ ایک طاقتور دوسرے کمزور کو نشانہ بنائے اور اپنے عقائد ان پر ٹھونسے۔ ہم آزاد مذہبی اور سماجی پرامن زندگی گزارنا چاہتے ہیں**‘‘۔ سارے گیمبیا کو یہ پیغام پہنچا اور ایک اور پیغام جو پہنچا اس میں یہ بھی تھا کہ یہ عربوں کا پیسہ ہے اس کے پیچھے سیاسی ہاتھ ہیں اور گیمبیا کی حکومت پیسے کھا کر یہ کام کر رہی ہے پوری طرح اس میں ملوث ہے اور ایک پیغام میں صدر کو مخاطب ہو کے کہا گیا کہ اگر تم ان سے جو مذہبی اختلاف رکھتے ہیں ایسی گہری کدورت رکھتے ہو کہ ان کے قتل عام کو جائز قرار دیتے ہو تو احمدیوں سے پہلے اپنے قبیلے میں واپس جاؤ تمہارا سارا قبیلہ مشرک ہے اور بُت پرستی کرتا ہے اور انتہائی گندی رسم و رواج میں مبتلا ہے تو صدر صاحب آپ اپنے قبیلے کی طرف لوٹیں اور وہاں سے جہاد شروع کریں جن میں صدر صاحب ایک اقلیت ہیں۔

تو یہ ساری باتیں میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ جو باتیں آگے بڑھیں اس میں ہرگز گیمبیا بطور ملک کے کسی سازش میں شریک نہیں ہے صرف ایک شیطانی ٹولہ ہے جیسا کہ انہوں نے خود لکھا ہے کہ یہ شیطانی ٹولہ ہے جس نے عربوں سے پیسے کھا کے یہ کام شروع کیا اور ابھی تک مختلف ذرائع سے اس کام کو آگے بڑھا رہے ہیں کیونکہ پیسے کھائے جا چکے ہیں وہ اگلنے کی ان کو توفیق نہیں۔ گیمبیا کے اخبارات نے امام کے خطبے کا بہت سخت نوٹس لیا اور اسے رجیم قرار دیا۔ اس کے خلاف ایسی زبان استعمال کی کہ میں ابھی اس وقت پڑھ نہیں سکتا کیونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے مگر یہ مواد سارا رفتہ رفتہ پیش ہوگا جو کہتے ہیں ناں Fight is On اب یہ جھگڑا اچل پڑا۔ صرف ایک مباہلے کی قبولیت کا انتظار تھا اب ایک سال باقی ہے اور دیکھیں کیا ہوگا اور کیا ہو رہا ہے اور مباہلے کے اقرار کے بعد ابھی سے خدا تعالیٰ نے کیا باتیں ظاہر کرنا شروع کر دی ہیں۔ ’’آبزرور‘‘ نے ایک بہت اچھا مضمون لکھا ہے اس کو بھی میں سر دست چھوڑ رہا ہوں۔ سیکولرازم، چرچ، سٹیٹ ساری باتوں پر اس نے بہت اچھا تبصرہ کیا ہے غرضیکہ گیمبیا کے عوام اور گیمبیا کے اخبارات مسلسل کلیۃً آزاد ہیں اور وہ ایک ذرہ بھی اس سازش سے

متاثر نہیں بلکہ وہ کھلم کھلا اپنی حکومت کے ان چہروں سے پردے اٹھا رہے ہیں جو گندے اور خبیث چہرے ہیں۔ یہ خلاصہ ہے جو میں نے بیان کر دیا اس کے ثبوت ان اخبارات کے حوالوں سے بعد میں کسی وقت میں پیش کروں گا۔ اب میں واپس آتا ہوں اس سازش کی نقاب کشائی کی طرف۔

اس ملک کے صدر اس وقت یحییٰ جامع صاحب ہیں اور صدر یحییٰ جامع صاحب اور وزیر تعلیم کا اپنا تاثر جو ان واقعات سے پہلے کا جماعت کے متعلق ہے وہ ایک مسلمہ تاثر جو شائع ہو چکا اخبارات، ریڈیو میں اس کا ذکر آ گیا وہ ہمارے داؤد صاحب جو امیر تھے ان کے گیمبیا چھوڑنے کے اوپر ان دونوں نے جو اپنے تاثرات بیان کئے وہ یہ ہیں۔ صدر صاحب گیمبیا جو موجودہ صدر ہیں انہوں نے کہا ’’جہاں تک اس ملک میں جماعت احمدیہ کا تعلق ہے انہوں نے بڑے عظیم کام کئے ہیں جو حکومت گیمبیا نہیں کر سکتی تھی‘‘۔ یہاں حقیقت بول پڑی ہے اور ابھی اس سازش نے پر پرزے نہیں نکالے تھے تو صدر کو اور وزیر تعلیم کو حقائق کا اعتراف کرنا پڑا اور یہی حقائق کا اعتراف ہے جو ان کو اب ملزم قرار دے رہا ہے مجرم قرار دے رہا ہے ملزم تو ہیں ہی مجرم بھی قرار دے رہا ہے۔ ’’**جہاں تک اس ملک میں جماعت احمدیہ کا تعلق ہے انہوں نے بڑے عظیم کام کئے ہیں جو حکومت گیمبیا نہیں کر سکتی تھی۔** حکومت سکول تعمیر نہیں کر سکتی تھی یہ غربت کا عالم تھا لیکن جماعت احمدیہ نے کئے‘‘۔ حکومت ہسپتال نہیں بنا سکتی تھی اور واقعۃً جو ہسپتال ہم نے تعمیر کر کے دیئے ہیں جس طرح لوگوں کا اس طرف رجحان ہے اس کا عشر عشیر بھی ان کے ہسپتال کام نہیں کر سکتے۔ دکھا نہیں سکتے جو حکومتوں کے پیسوں سے بنائے گئے ہیں۔ ’’**حکومت ہسپتال نہیں بنا سکتی تھی آپ نے بنا دیئے۔ آپ نے گیمبیا کے لوگوں کو مذہبی اور اخلاقی تعلیم دی۔** یہ اب یاد رکھیں کہ اس کے بعد کی بکواس کا رنگ کیا ہے اور اس کا کیا ہے۔ **اسی طرح صحت کی سہولیات بھی گیمبیا کو مہیا کیں جو حکومت گیمبیا نہیں کر سکتی تھی۔ اہل گیمبیا آپ کے جانے سے غمگین ہوں گے‘‘۔** یہ بھی سچی بات ہے اہل گیمبیا بہت غمگین ہیں اور بہت غصے کا اظہار کر رہے ہیں اپنی حکومت کے خلاف اس لئے آپ لوگوں کو گیمبیا کے رہنے والے معزز لوگوں کے خلاف ایک ذرہ بھر بھی کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں ہونی چاہئے سارا گیمبیا ایک زبان ہو کر جماعت کی تائید میں اٹھ کھڑا ہوا ہے اور یہ شرارت ہے یہ بالا بالا محض پاکستان کی نقالی اور ان کی حکومت اور ان کے بعض کارندوں کی شرارت کے نتیجے میں عربوں سے پیسہ کھانے کا یعنی ذاتی پیسہ کھانے کا ایک ذریعہ

بنایا گیا ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ ”جماعت احمدیہ کے کام عظیم ہیں اور کامیابیاں قابل ذکر ہیں ہم آپ کی بہتری کے خواہاں ہیں“۔

وزیر تعلیم نے یہ کہا ”ابتداء سے ہی احمدیہ مسلم مشن نے تین بنیادی امور میں مثبت ترقی کی ہے جن میں نمبر ایک انسان کی ترقی میں تعاون۔ نمبر دو روحانیت میں ترقی۔ نمبر تین تعلیم اور صحت کے میدان میں ترقی“۔ یہ وزیر تعلیم صاحب اب خدا جانے کیا کہیں گے مگر کل تک یہ کہہ رہے تھے۔ ”ان تینوں امور میں انہوں نے قابل ستائش کام کیا ہے جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے“ یہ خاتون ہیں وزیر ”میں پوری اتھارٹی سے بتا سکتی ہوں کہ جماعت احمدیہ نے حکومت گیمبیا سے تعاون کر کے تعلیم کو دیہات میں غریب لوگوں کے گھروں تک پہنچا دیا“۔ یہ خدمات ہیں جن کے نتیجے میں اب جو حکومت گیمبیا نے پر پرزے کھولے ہیں وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ پہلی بار 6 جون کو امریکہ میں یہ صورت حال سامنے آئی اور تعجب ہوا کہ اچانک اس مہینے میں یہ کیوں کارروائی شروع ہوئی۔ کون سی ایسی بات تھی اس سے پہلے میرا ٹیلی ویژن پر گیمبیا کے لئے خطاب تھا ذہن اس کی طرف بھی جاتا تھا کہ شاید وہ ہو لیکن اس سے بھی پہلے اور کارروائیاں تھیں جو ہو چکی تھیں مجھے علم نہیں تھا اور 23 مارچ کا دن ایک خاص اہمیت رکھتا ہے لیکن اس سے پہلے جنوری میں یعنی اسی سال کی جنوری میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں میں اب ان کے چہرے سے پردہ اٹھانے لگا ہوں۔

گیمبیا کے موجودہ صدر یحییٰ جامع نے 22 جولائی 1994ء کو سٹیٹ ہاؤس پر حملہ کیا یعنی میں پہلے کی ان کی تاریخ بتا رہا ہوں یہ کون صاحب ہیں۔ سٹیٹ ہاؤس پر حملہ کیا اور ملک کا کنٹرول سنبھال لیا۔ یہ بات یاد رکھیں کہ یہ حملہ بھی ایک سازش کا نتیجہ تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ آج سے کئی سال پہلے۔ اس وقت داؤد حنیف صاحب ملک کے امیر تھے ان کے زمانے میں ایک ایسی مجھے رپورٹ ملی جس سے مجھے شبہ پیدا ہوا کہ کچھ بہت سی گہری باتیں ہیں جو آئندہ رونما ہونے والی ہیں۔ داؤدا جوارا صاحب کی حکومت تھی ایک فوجی افسر جس کا اب ان کو نام یاد نہیں لیکن ہمارے خط میں جو لکھا تھا اس میں بھی نام نہیں لکھا گیا۔ ایک فوجی افسر کو ڈاکٹر نے دوائی کے لئے Queue میں کھڑا ہونے پر مجبور کیا اور وہ اپنی بڑی شان میں تھا کوئی بعید نہیں کہ وہ یہی شخص ہو اور اتنا غصے کا اظہار اس نے کیا کھڑا تو رہا دوائی کی خاطر لیکن اس نے کہا کہ جب ہماری فوجی حکومت آئے گی تو ہم ایک ایک بات کا بدلہ لیں

گے۔ اب یہ سازش کہ حکومت کے خلاف فوج میں ایک بات پنپ رہی ہے اور داؤدا جوارا صاحب کو اور ان کی حکومت کو علم نہیں اور بہت پہلے اس بات کا وہ اقرار کر لیتے ہیں کہ ہم نے کچھ کرنا ہے اس سازش کے متعلق میں نے ان کو متنبہ کیا میں نے کہا آپ اس کو معمولی بات نہ سمجھیں۔ یہ آئندہ آنے والے حالات کا پیش خیمہ ہے حکومت کے خلاف سازش پک رہی ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ مزید رابطے بڑھائیں اور فوج کے اندر کون کون ملوث ہے اور کیا کچھ ہو رہا ہے اس پر توجہ دیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اس طرف توجہ نہیں دی گئی حالانکہ میرے پاس خطوط موجود ہیں جس میں میں نے ان کو تاکید کی تھی کہ آپ اسے معمولی بات سمجھ رہے ہیں ایک فوجی افسر کا غصے کا اظہار، ہرگز یہ بات نہیں۔ گہری سازش پنپ رہی ہے اور اس میں فوج ملوث ہونی ہے آئندہ جب ظاہر ہوگی تب آپ کو سمجھ آئے گی کہ کیا ہو رہا ہے لیکن بہرحال اپنی طرف سے انہوں نے نیک نیتی سے جو بھی کام کرنے تھے کئے اور بہت اچھے اچھے کام کئے مگر اس معاملے میں ایک کوتاہی شاید وہ مقدر تھی وہ ان سے ہوگئی۔ چنانچہ صدر یحییٰ جامع نے جواب موجودہ صدر ہیں 22 / جولائی 1994ء کو سٹیٹ ہاؤس پر حملہ کیا اور یہ واقعات جو میں بیان کر رہا ہوں یہ اس سے بہت پہلے کے ہیں اور ملک کا کنٹرول سنبھال لیا۔ پھر ستمبر 1996ء میں الیکشن کروانے کے بعد صدارت کا عہدہ سنبھالا۔ یہ پہلے سے سازش تھی کہ ایک فوجی حکومت ہوگی اور پھر وہ عوامی گویا عوام الناس کی نمائندہ دکھائی جائے گی چنانچہ انہوں نے صدر کا عہدہ سنبھالا۔ جنوری 1997ء میں اسی سال شروع میں پارلیمانی انتخاب جیتے کیسے جیتے اس کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں لیکن جنوری میں انتخاب جیتتے ہی رمضان مبارک میں یہ سعودی عرب پہنچے ہیں اور عمرہ کی ادائیگی کی ہے وہاں۔ اب ان سب باتوں سے اب پردے اٹھے ہیں کہ کیا ہو رہا تھا اور کب سے ہو رہا ہے۔

وہی مہینہ جس میں ہمارا مباہلے کا اعلان کیا جا رہا ہے اسی مہینے میں ان صاحب نے پہلی دفعہ حکومت پر قبضہ کر کے سعودی عرب کا دورہ کیا ہے اور ستمبر 1996ء میں الیکشن کروانے کے بعد جو اس نے صدارت کا عہدہ سنبھالا تھا اس کا ایک نیا آغاز جنوری میں کیا گیا تھا۔ یہ آغاز کیا ہے میں آپ کو سمجھاتا ہوں۔ اس کے بعد سعودی عرب سے واپس آنے کے بعد 23 / مارچ 1997ء کو وزیر مذہبی امور میجر بوجنگ اور سٹیٹ ہاؤس کے امام وہی فاتح امام ان سب نے پاکستان کا دورہ کیا ہے اور اس سے پہلے سینیگال کا جو پاکستانی سفیر ہے وہ یہاں پہنچا ہے اور اس سال میں اب تک چار دفعہ وہ

یہاں آ چکا ہے اور ہر دفعہ صدر سے ملاقات کی ہے اور اس سفیر کے اپنے متعلق ہماری رپورٹیں یہی ہیں کہ کوئی مذہبی انسان نہیں مگر حکومت کا غلام ضرور ہے اس کے متعلق ہیں یہ واقعات کیونکہ اس سے پہلے سالوں میں کبھی بھی وہ سفیر جو سینیگال میں متعین ہوا کرتا تھا ابھی بھی ہے وہ گیمبیا کا سال میں شاید ہی ایک دفعہ دورہ کرتا ہو اور وہ بھی قومی تقریب کے موقع پر اور وہ بھی ہر دفعہ نہیں۔ یعنی گیمبیا کی سفیرِ پاکستان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں تھی اگرچہ دونوں جگہ کا یہی سفیر تھا۔ تو یہ سفیر صاحب 23/ مارچ کے اس واقعہ سے پہلے لازماً صدر سے ملے ہیں اور چار مرتبہ اس دفعہ گئے ہیں وہاں جا کر صدر سے ملتے رہے ہیں اور کچھ باتیں ہوتی رہی ہیں۔ اس 23/ مارچ کے دورے میں وزیر مذہبی امور بوجنگ اور سٹیٹ ہاؤس کے امام یہ تینوں شامل تھے پہلے پاکستان گئے پھر وہاں سے کویت آئے اور پھر مصر۔ اب یاد رکھیں کہ یہی اڈے ہیں احمدیت کی مخالفت کے جو سعودی عرب نے قائم کر رکھے ہیں۔ اندھوں میں کانا راجہ تو آپ نے سنا ہوگا لیکن کانوں میں اندھا راجہ شاید نہ سنا ہو۔ ایک ایسا ہی کانوں کا اندھا راجہ ہے جس کو اب موقع مل گیا ہے جو اس سازش میں اپنی طرف سے دماغ کا کام کر رہا ہے یعنی بے دماغی کا حقیقت میں۔ اس نے ان سب کو اپنے سفیر کے ذریعے اس بات پر اچھالا ہے اور سعودی عرب جو پہلے سے سازش کے ذریعے ان کو لا رہا تھا اس بات کا منتظر تھا کہ کسی طرح پاکستان بھی ساتھ ملوث ہو جائے تو پھر ہم مل کر یہ کارروائی کریں ان کو یہ موقع مل گیا اور یہ صاحب جو اندھے راجے کا میں نے ذکر کیا ہے یہ پہلے بھی ایک ایسی پوزیشن میں تھے جو سعودی عرب کی چھت سے لٹکے ہوئے تھے اور سعودی عرب کی نمائندگی ہی میں یہ مصر بھی پہنچے تھے اور مصر میں بعینہٖ یہی سازش پہلی دفعہ شروع کی اور افریقن ملکوں میں جماعت احمدیہ کے خلاف غیر مسلم ہونے کے اعلان کا پہلی بار انہوں نے وہاں کوشش کا اظہار کیا۔ وہ جلسہ کلیۃً ناکام رہا۔ افریقن ممالک خصوصاً غانا نے بڑی عقل اور غیرت کا مظاہرہ کیا انہوں نے کہا یہ تم نے کیا بکواس کی ہے اس لئے ہمیں بلایا تھا۔ اس شیطانیت کو اپنے گھر میں رکھو۔ افریقن ممالک اس کو قبول نہیں کریں گے چنانچہ وہ سازش ان کی کلیۃً ناکام رہی۔

یہ میں بہت پہلے کی بات کر رہا ہوں جب حکومت پاکستان مجبور ہوگئی تھی ان صاحب کو باہر نکالنے پر اور سعودی عرب کے بادشاہ نے ان کو رابطہ عالم اسلامی کا انچارج بنا دیا تھا اور یہ رابطے تھے یہ اڈے ہیں پاکستان اور کویت اور مصر اور سعودی عرب۔ اس کو پہچان لیں آپ۔ یہ اڈے ہیں جہاں

سب سازشیں پنپتی ہیں۔ چنانچہ اس 23/ مارچ کے دورے میں یہ تینوں شامل تھے پاکستان سے شروع ہوئے وہاں کچھ دیر ٹھہرے وہاں سازش نے کئی قسم کے رنگ اختیار کئے ہوں گے ہمیں علم نہیں ان میٹنگز میں کیا باتیں ہوئیں لیکن کویت آئے ہیں پھر مصر آئے ہیں پھر اپنے ملک واپس پہنچے ہیں اور 6/جون سے کئی مہینے پہلے کی یہ بات ہے لیکن سوال یہ تھا کہ یہ ستمبر میں ہی ہوئی تھی یا اس سے پہلے تھی چنانچہ ہم نے جب تحقیق کی تو پتا لگا کہ اس سال جنوری میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے رمضان کے مہینے میں سعودی عرب میں یہ سازش اپنی تکمیل کو پہنچ چکی تھی اور وہاں ایک ایسا خوفناک ڈرامہ کھیلا گیا جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی صریح گستاخی اور بدتمیزی پر مشتمل تھا اور ایسی گستاخی ہے کہ کوئی شخص بھی جو، کوئی حکومت بھی اگر غیرت رکھتی ہو اور اپنے خیال میں رسول اللہ ﷺ کی ہتک پر پھانسی کی سزا دینا چاہے تو ان سعودیوں کو سزا دی جانی چاہئے تھی جنہوں نے ایک ڈرامہ رچایا ہے اس ڈرامے کا حال یہ ہے، سنیے۔

جدہ ایئرپورٹ پر جنوری میں ان کے صدر عمرہ کرنے کے لئے گئے۔ سعودی وزیر شاہ مدانی نے ان کا استقبال کیا اور ریڈ کارپٹ بچھائے گئے جو بہت عظیم بڑی بڑی غیر ملکی شخصیتوں کے لئے بچھائے جاتے ہیں۔ جمعہ ان کو خانہ کعبہ میں پڑھایا گیا وہاں سے جو ان کے ساتھ شروع سے اس سازش میں ملوث ہیں۔ وہ جو موجودہ امام ہیں اس کے ساتھ پڑھنے والے ایک ڈاکٹر صالح الحمیدی ہیں جو اکٹھے سعودی عرب میں کافی دیر تک تعلیم پاتے رہے ہیں اور یہ امام اس وقت سے تیار ہو رہا ہے جیسا کہ میں نے کہا تھا نا کہ جب فوجی سازش ہوئی ہے اس سے پہلے کے قطعی ثبوت مل گئے ہیں کہ یہ پانچ سال وہاں پڑھتا رہا اور امام ڈاکٹر صالح الحمیدی کے ساتھ اس کے بہت تعلقات ہوئے وہ طالب علم تھا یا نہیں مجھے اب پکا پتا نہیں لیکن اس وقت سے ان کی آپس کی دوستی ہے۔ یہ وہی امام ہیں سٹیٹ ہاؤس کا جب آغاز ہوا ہے 1996ء میں جب اس نے قبضہ کیا تو پھر سٹیٹ ہاؤس ایک بنایا گیا اس میں ایک مسجد کی تعمیر ہوئی اس وقت اس کا افتتاح کرنے والا یہی امام تھا اس امام نے انتخاب کے نتائج پر صدر کو مبارکباد دی اور ٹیلی ویژن گیمبیا کا ایک نمائندہ ساتھ ساتھ اس ساری کارروائی کی تصویر کھینچ رہا تھا اور گیمبیا پر یہ تاثر پیدا کرنا تھا کہ یہ سعودی عرب کی کارروائی انٹرنیشنل ہو رہی ہے سب دنیا کو دکھائی جا رہی ہے اور گیمبیا کے صدر کی اتنی عزت افزائی ہو رہی ہے وہ جس ٹیلی ویژن کے

نمائندے نے یہ کارروائی ریکارڈ کی ہے وہ اپنی زبان میں، گیمبیئن زبان میں ریکارڈ کی ہے اور گیمبیا کے ٹیلی ویژن سٹیشن کو گنتی کے لوگ دیکھتے ہیں، کچھ غربت کی وجہ سے، کچھ سٹیشن کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہے تو ان کو دکھانے کے لئے کہ ہمارا امام کتنے عظیم الشان کام کر رہا ہے اور سعودی عرب میں اس کی کتنی عزت ہے اس ساری کارروائی کو اس نے ٹیلی وائز کیا ہے اور وہ ٹیلی ویژن کی وڈیو ہمارے پاس ہے اس کا ایک ایک لفظ ہمارے سامنے ہے۔ میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ ان کو یہ دھوکہ نہ رہے کہ یہ سنی سنائی باتیں ہیں۔

اس نے خوش آمدید کہا۔ اس امام نے انتخاب کے نتائج پر صدر کو مبارکباد دی اور اہل گیمبیا کو سلام پہنچایا۔ طواف اور سعی کے بعد یہ مدینہ ایئر پورٹ پر پہنچے تو سعودی حکام اور امام نے استقبال کیا اور جہاز سے انتظار گاہ تک طویل ریڈ کارپٹ ان کے لئے بچھایا گیا۔ مسجد نبوی میں اب یہاں سے انتہائی شدید گستاخی اور بدتمیزی شروع ہو جاتی ہے اپنے سیاسی مقاصد کی خاطر۔ مسجد نبوی میں ظہر کی نماز کے لئے انہیں امام کے عین پیچھے پہلی صف میں کھڑا کیا گیا صرف یہ تھے جن کے آگے ان کی تسبیح سامنے سجدہ گاہ کے اوپر پڑی ہوئی تھی باقی سب اسلامی طریقے پر بغیر کچھ سامنے رکھے نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز کے بعد تبصرہ نگار کہہ رہا ہے اب یہ اس کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ ”امام جامع کا مقام“۔ تبصرہ نگار کہہ رہا ہے اس وقت صدر جامع منبر رسول ﷺ پر کھڑے نفل پڑھ رہے ہیں۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون**۔ ان کے کردار کی باتیں میں بعد میں بتاؤں گا۔ ان کے لئے تو منبر رسولؐ پر نظر ڈالنا بھی گناہ ہے جس کردار کے یہ مالک ہیں لیکن سعودی عرب کو ان کے کردار سے کوئی بھی غرض نہیں تھی ان کی اپنی حالت کس قسم کے انسان ہیں، کیا ان کا چرچا گیمبیا میں ہوا ہے کیسے کیسے قتل میں ملوث ہونے کی گیمبیئن باتیں کر رہے ہیں۔ ہم نہیں کر رہے گیمبیئن باتیں کر رہے ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے وہ سچی ہیں یا غلط لیکن بعض ثبوت میرے پاس موجود ہیں ان باتوں کی تائید میں جو تحریری ثبوت ہیں جو میں ابھی منظر عام پر نہیں لانا چاہتا۔

اتنا مجھے علم ہے کہ ایک گندے بے ہودہ کردار کا گھٹیا انسان جو رسول اللہ ﷺ کے منبر پر قدم رکھنا تو درکنار اسے دیکھنے کا بھی اہل نہیں ہے اس کے متعلق سعودی عرب کیا کر رہا ہے سنیے۔ اس وقت وہ منبر رسول پر کھڑے نفل پڑھ رہے ہیں اور ان کی پچھلی لائن میں ان کے قافلے والے ہیں جیسے

آنحضرت ﷺ کے پیچھے صحابہ کرام کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ اندازہ کریں کیسی خبیثانہ حرکت ہے، کیسے آنحضرت ﷺ کے پیچھے صحابہ کرام کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے اب قافلہ والے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ یہ گیمبیا کے لئے یادگار دن ہے کیونکہ یہ گیمبیا کی تاریخ کے لئے سب سے سیاہ دن تھا جس میں نحوست کبھی بھی ایسی تاریکی بن کر نہیں چہروں پر آئی جیسے اس دن آئی ہے جب اس شخص نے منبر رسول کو گندا کرنے کی نعوذ باللہ کوشش کی ہے اور سعودی عرب جس نے یہ ساری ٹیلی ویژن کا انتظام کیا اور ساری تقریر کے اوپر اپنی مہر ثبت کی ہے وہ دیکھیں وہ کیا ہو رہی ہے۔ آنحضرت ﷺ جب مدینے آئے تو آپ نے پہلی مسجد تعمیر کی تھی ہمارے صدر صاحب نے سٹیٹ ہاؤس پہنچ کر پہلی مسجد تعمیر کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس بدبخت کی مشابہتیں قرار دیں۔ مسجد قبا میں بھی صدر نے نماز پڑھی جبل احد بھی گئے۔ تبصرہ نگار نے کہا کہ جیسے مسلمانوں کو کامیابی ہوئی تھی اسی طرح اس صدر کو بھی ہوگی اس کے دورے میں بڑے نشانات ہیں اور واپسی پر جہاز تک سرخ کارپٹ بچھائی گئی اور اس طرح یہ روانہ ہوا۔ جہاں تک سعودی عرب کی میڈیا کا تعلق ہے اس کو کچھ پتا نہیں جہاں تک ان کی ٹیلی ویژن کا تعلق ہے انہیں کچھ خبر نہیں جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے انہیں بھی نہیں بتایا جا رہا۔ یہ سازش اس کو پاگل بنانے کے لئے انہوں نے کی اور ان کے اپنے ٹیلی ویژن کا نمائندہ یہ تقریریں کر رہا ہے جس پر وہ صاد کر رہے ہیں واہ واہ کر رہے ہیں کہ بہت بڑا تاریخی دن طلوع ہو گیا ہے۔ گیمبیا میں فقہ مالکی ہے جہاں ہاتھ چھوڑ کر پہلو پر رکھتے ہیں اور نماز پڑھی جاتی ہے اس طرح۔ اس کے دکھاوے کا انداز دیکھیں مکے اور مدینہ میں جہاں بھی وہ ٹیلی ویژن کی تصویر دکھائی جا رہی ہے ''ویڈیو تصویر'' اس میں ہاتھ باندھے ہوئے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جو شخص اپنے ملک میں مالکی ہو اور وہاں جا کے وہابی ہو جائے اس کے دین کا کیا قصہ ہے؟ کس دین سے وہ تعلق رکھتا ہے؟ واپس آ کے پھر ہاتھ نہیں باندھے شاید کسی کو خیال ہو کہ وہاں مالکیت سے مرتد ہو گیا تھا اور وہابی بن گیا تھا واپس آ کے پھر مالکی اور اسی طرح نماز پڑھتا ہوا دکھایا جاتا ہے۔

دوسرے لطف کی بات یہ ہے کہ جنہوں نے وہ ویڈیو دیکھی ہے میں نے تو نہیں دیکھی کہ ویڈیو میں نماز کے دوران یہ دائیں بائیں بھی دیکھتے ہیں اور پیچھے مڑ کے دیکھتے ہیں نماز بھی نہیں پڑھنی آتی اور اس کو منبر رسول پہ کھڑا کروایا ہوا ہے۔ جن بدبختوں نے یہ ڈرامہ ایجاد کیا ہے ان بدبختوں کے

ذہن پر لعنت ہے کہ اپنے سیاسی مقاصد کی خاطر اپنی طرف سے افریقہ میں دخول کا ایک طریقہ ایجاد کیا گیا جس کو ہرگز کامیابی نہیں ہو سکتی۔ یہ پتھر کی دیوار سے سر ٹکرائیں کبھی اس بات میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور میں بتا رہا ہوں کہ ان کی یہ کوششیں، ویڈیو کا اب ہم ترجمہ کروا کر مشتہر کروائیں گے ساری دنیا میں اور اب ایک بات آپ کو بتاتا ہوں۔ **اب یہ مباہلہ بھی ہو گیا اب یہ ہماری جدوجہد جس کو کہتے ہیں لڑائی ON ہے اب۔ تو اب یہ چل پڑی ہے۔** ان کا ٹیلی ویژن جو کچھ بھی بکواس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کرتا رہا ہے اور کرے گا یہ چند گنتی کے آدمیوں تک پہنچے گی مگر MTA کے ذریعے ساری دنیا ان کے چہرے دیکھے گی اور ساری دنیا کو ان کی گندگی اور ان کے پس منظر سے آگاہ کیا جائے گا اس لئے **آپ بالکل مطمئن رہیں، خوش رہیں آپ کا کچھ بھی نہیں بگڑا نہ کوئی بگاڑ سکتا ہے۔** اہل گیمبیا آپ کی تائید میں اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور اپوزیشن کو ہم نے ہرگز نہیں کہا کچھ بھی لیکن ان کے سربراہ نے اعلان کیا کہ یہ گیمبیا کی عزت پر ہاتھ ڈالنے والے لوگ ہیں اس لئے ہم پر چھوڑیں ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے آپ کو آرام سے بیٹھنا چاہئے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہاں جماعت احمدیہ کا سوال نہیں ہے یہاں گیمبیا کی عزت پر ان بدبختوں نے ہاتھ ڈالا ہے اور ہمیں بے حیا کر کے دکھایا جا رہا ہے کہ سینتیس سال سے جماعت نے ایسی خدمات کیں جو ان کو خود اعتراف ہے کہ بڑی بڑی حکومتیں نہیں کر سکتی تھیں اور بے لوث اور ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ احمدیوں کی سینتیس سالہ خدمت کے دوران احمدیوں کے خلاف کسی قسم کی قتل کی دھمکی بھی ملی ہو۔ تو پاکستان کی نقالی تو کر رہے ہیں یہ بندر لیکن پاکستان کے حالات ہی مختلف ہیں۔ وہاں ظلم و ستم ہو رہے تھے بار بار تحریکیں چلتیں، احمدیوں کے اوپر بے انتہاء ہر قسم کے ظالمانہ حملے کئے گئے، قتل و غارت ہوئے، معصوم عورتوں کی جانیں لی گئیں، بچوں کو قتل و غارت کیا گیا، زندہ جلائے گئے لوگ۔ کہاں پاکستان کے بدبخت حالات اور کہاں گیمبیا کی سرزمین جو شرافت کی علمبردار ہے۔ ان کے جو گیمبیا کے تاثرات ہیں وہ میں پھر انشاء اللہ بعد میں کسی اور وقت میں بتاؤں گا۔ بہرحال امام فاتح کو میں نے بار بار جماعت سے کہا کہ اس کو کسی طرح آمادہ کریں کہ یہ مباہلہ منظور کر لے کیونکہ مجھے یہ فکر تھی کہ یہ دھوکہ بازی کرتے رہیں گے، شرارت بھی کریں گے اور مباہلے کی زد سے بھی بچنے کی کوشش کریں گے۔

پس الحمد للہ وہ رات جو میں نے کہا مجھ پر چین سے آئی وہ 22 اگست 1997ء کا خطبہ ہے

جس کی مجھے اطلاع ملی تو میں نے کہا اب اللہ کا معاملہ اوران کا معاملہ آپڑا ہے اب دنیا دیکھے گی کہ یہ کیسے کیسے ذلیل کئے جاتے ہیں۔اس نے اب یہ بھی دیکھیں کہ خطبے میں مباہلہ کا سنانا یہ اپنے پاکستانی اورعرب آقاؤں کی خاطر تھا کیونکہ گیمبیئنز کو عربی نہیں آتی اگر گیمبیئنز کو دکھانا ہوتا اس نے تو ظاہر بات ہے کہ یا اپنی گیمبیئن زبان میں تقریر کرتا یا انگریزی میں جو عام بولی جاتی ہے لیکن خطبہ اس نے مباہلے کے اقرار کا عربی میں دیا ہے اور چونکہ اب ہم اس کو پھیلا رہے ہیں سارے گیمبیا میں ہم بتا رہے ہیں کہ اس نے کیا خطبہ دیا تھا اس لئے اب وہ جو معاملہ اگر کشتی ہے تو ON ہوگئی ہے۔ایک طرف یہ بدبخت ہے اور ایک طرف خدا کے فرشتے ہیں جماعت احمدیہ نے اپنا دامن اس میں سے نکال لیا ہے۔

اس نے خطبے میں ہمارے ڈاکٹر پاشا صاحب کو مخاطب کیا ہے۔ڈاکٹر پاشا حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے نواسے ہیں اور بڑے باغیرت انسان ہیں ماشاءاللہ، بہت ہی انہوں نے اس جدوجہد میں اعلیٰ کردار کا نمونہ دکھایا ہے اوران کے سپرد ہی کیا گیا تھا کہ وہ اس کو مباہلہ دیں۔پہلی دفعہ جب مباہلہ دیا گیا تو اس کے رشتے داروں نے اس کے غالباً نانا نے یا دوسروں نے منتیں کیں کہ خدا کے لئے اس کو معاف کر دیں اسے مباہلے کا نشانہ نہ بنائیں اور پہلی بار خوف اور سراسیمگی کے آثار تھے یہ ہاتھ جھٹک جھٹک کے کہہ رہا تھا کہ چھوڑو اس مباہلے کو لیکن اس کے رشتے داروں نے اور پھر ایک ایسے مولوی نے جو وہاں کی مذہبی کونسل کا ممبر ہے اور کافی بڑی جماعت کا سربراہ ہے اس نے بھی جماعت سے کہا کہ دیکھیں میں بھی ہرگز مباہلہ قبول نہیں کرتا میرا نام بھی نہ لیں کیونکہ مجھے پتا ہے کہ جماعت سچی ہے اس لئے اب میری مجبوریاں ایک طرف رکھیں مگر ہرگز مجھے مباہلے میں شامل نہ کریں اس کو دینا ہے تو اس کو بے شک دیں چنانچہ اس نے انکار کیا۔

اب جو اقرار کر رہا ہے وہ یہ کرتا ہے کئی دفعہ کوششیں ہوئیں۔ایک موقع پر اس نے بھی ٹالا اور مذہبی امور کے وزیر نے مباہلے کو اٹھا کے پھینک دیا۔یہ کیا کاغذ ہے یہ میرا کیا کرسکتا ہے؟ اوراس کو بار بار پیغام پہنچائے گئے کہ مباہلہ بے شک کرلو جو ضیاء اور کنگ فیصل اور بھٹو سے ہوئی تھی یہ احمدیوں نے کروایا تھا اس لئے وہ بات جو سعودی عرب نہیں کہتا، جو پاکستان نہیں کہہ رہا وہ اس کو پاگل بنانے کے لئے بتائی گئی کہ یہ تو سارا قتل احمدیوں نے کروایا تھا تمہیں کیا ڈر ہے مباہلے کا۔کرلو اور اعلان کر دینا کہ میری موت ہوئی تو میں شہید ہوں گا۔چنانچہ یہی اس نے اعلان کیا۔کہتے ہیں ”ڈاکٹر پاشا! جہاں

تک اس مباہلے کا تعلق ہے جو تو نے میری طرف بھیجا ہے تو یاد رکھ کہ مجھے کچھ خوف نہیں میں جمہور عوام کے سامنے اعلان کروں کہ اللہ کو اپنے اور احمدیوں کے درمیان ہاں اپنے اور احمدیوں کے درمیان حکم بناتا ہوں تا وہ حق کو ثابت کر دے اور باطل کو باطل۔ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ (انفال: 9) میں یہاں اس وقت اعلان کرتا ہوں، ہاں میں یہاں اعلان کرتا ہوں کہ جو میں کہہ رہا ہوں اس پر مجھے پورا یقین اور وثوق ہے نیز مجھے پورا پورا یقین ہے کہ جو کچھ بھی خدا نے اپنے رسولؐ کے بارے میں کہا ہے وہ سب سچ ہے جو کچھ اس کے رسول نے اپنے بارہ میں کہا ہے وہ بھی برحق ہے''۔ بالکل ٹھیک ہے اس پہ ہم بھی صاد کرتے ہیں لیکن بکواس اگلی یہ ہے ''جو کچھ مرزا غلام احمد نے کہا ہے وہ جھوٹ اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء ہے''۔ یہ مباہلے کا چیلنج اس نے بائیس اگست میرے جرمنی کے دورے کے دوران اپنا منظور کیا اور اس سے اگلے خطبے میں بہکی بہکی باتیں شروع کر دیں احمدیت کا نام لینا چھوڑ دیا اور اب جو اس کی باتیں پہنچ رہی ہیں وہ اس کے لئے Too late کیونکہ اب جو باتیں ہمیں پہنچ رہی ہیں ہمارے وہاں کے واقف کاروں کے ذریعے وہ یہ ہیں کہ اپنی مجلس میں یہ کہہ رہا ہے کہ مجھے پاگل بنایا گیا ہے مذہبی امور کے وزیر نے جھوٹ بولے، مجھے دھوکے میں رکھا اور اس مباہلے پہ مجھے آمادہ کیا گیا حالانکہ اب جو میں حالات دیکھ رہا ہوں وہ مختلف ہیں، وہ خود بھی بھاگ گیا ان باتوں سے۔ میں اب گویا کہ آخری بات کہہ رہا ہوں احمدیوں کے متعلق میری زبان بندی ہوگئی ہے اور اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو اس کی طرف سے ہمیں پہنچ رہی ہیں لیکن میں مزید ثبوت اکٹھے کروا رہا ہوں اور وہاں کے تحریری بیان وغیرہ یہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد میں آپ کے سامنے اس مباہلے کے انجام کے متعلق تازہ ترین صورت حال پیش کی جاتی رہے گی۔

اس خطبہ کے ذریعے جیسا کہ میں نے آپ سے بیان کیا تھا یہ اعلان کر رہا ہوں کہ اب ان چند شیطانی ٹولے کے آدمیوں کو اور گیمبیا کے ٹیلی ویژن کو جو بھی اس کی اہمیت ہے اس کے جواب میں ساری دنیا اب ان کی باتیں سنے گی۔ ایک ایک اعتراض جو امام نے بیان کیا ہے اس کو میں انشاء اللہ ''لقاء مع العرب'' میں اور دوسرے پروگراموں میں اب پیش کرتا رہوں گا اور پورا پس منظر جو میں نے ابھی بیان نہیں کیا بہت سی باتیں ہیں جو پیش ہونے والی ہیں وہ بھی انشاء اللہ آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس وقت میں سرِ دست یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب اس نے مباہلہ قبول کرلیا تو میں نے

جماعت احمدیہ اور ساتھ ہی وزیر نے یہ اعلان کیا کہ ہمارے نمائندے خصوصاً جو امیر اس وقت مقرر ہیں جب سے وہ آئے ہیں اور انہوں نے شرارت شروع کی ہے اور انہوں نے گیمبیئن کو گیمبیئن سے لڑانے کی کوشش شروع کی ہے اور انہوں نے احمدیت کو ملک کو پھاڑنے میں استعمال کیا ہے۔ یہ سازش اس لئے تھی کہ جب وہ کارروائی کریں جبکہ قوم میں کچھ بات ہو ہی نہیں رہی تو فرضی طور پر قوم کے سامنے یہ پیش کریں کہ انہوں نے کوئی شرارت کر کے گیمبیئن کو پھاڑ دیا، قتل و غارت کے خطرے ہو گئے اب ہم مجبور ہیں کہ عوامی مطالبہ منظور کرلیں کہ ان کو باہر نکالو۔ تو پیشتر اس کے کہ وہ اس شرارت کرنے میں کامیاب ہوتے میں نے اپنے تمام غیر گیمبیئن خدمت گاروں کو یہ کہا کہ فوراً بستر بوری اٹھاؤ اور اس ملک کو چھوڑ دو کیونکہ اب یہ اس بد بخت حکومت اور گیمبیا کے شرفاء کے درمیان ایک جنگ شروع ہوگئی ہے اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ان کو نکالا یہ بھی حیرت انگیز بات ہے۔

لطف الرحمٰن صاحب جو ملک عطاء الرحمٰن صاحب کے صاحبزادے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی ان کا بعض افریقن ممالک میں رسوخ بھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے بہت سی دولت بھی عطا فرمائی ہے ان کا یہ خیال تھا کہ رفتہ رفتہ کر کے نکلیں چند آج نکل گئے چند کل نکل گئے اور ستمبر میں دیر تک یہ معاملہ پھیلا دیا جائے۔ میں نے ان سے کہا کہ اس طرح نہیں میں نے نکلوانا۔ نکلو اور جرأت سے نکلو، ایک وقت میں نکلو اور نکلنے سے پہلے ایک انٹرویو دو اور بتاؤ کہ ہم کیوں نکل رہے ہیں۔ اس کے لئے مشکل تھی کہ جو عام جہاز ہے وہ کہتے تھے ہمارے پاس تو ایک دو سیٹیں بھی مشکل سے ملیں گی اکٹھے جانے کا کوئی انتظام نہیں ہوسکتا۔ لطف الرحمٰن صاحب نے ایک جہاز چارٹرڈ کیا اور چارٹرڈ جہاز کی خاطر انہوں نے اور بھی کوششیں کیں کہ ہمیں آئیوری کوسٹ کا ویزہ مل جائے مگر اس میں دقتیں تھیں مگر اللہ تعالیٰ نے آئیوری کوسٹ کے ایمبیسیڈر کی خود راہنمائی فرمائی، اس کے دل میں جماعت کی محبت ڈال دی اس نے ہمارے سارے جتنے بھی قافلے کے آدمی تھے یعنی غیر گیمبیئن خدمت کرنے والے ان کو دو دو مہینے کا آئیوری کوسٹ کا ویزہ دے دیا اور یہ کارروائی حکومت سے مخفی رکھی۔ دن دہاڑے جہاز اترا ہے اور وہ جہاز گنی کوناکری کا جہاز تھا۔ اس سے پہلے مختلف ٹولیوں میں احمدی ایئر پورٹ پہ گئے ہیں اور سارے داخل ہو گئے ان کا سامان بھی چلا گیا اور حکومت کچھ نہیں کرسکی۔ کسی غیر حکومت کی مدد لینے کی ضرورت نہیں پڑی۔ صرف ایک دعا تھی اور ایک ایسی خواب تھی جو اس کے بعد مجھے آئی جس

کا ذکر میں آئندہ خطبہ میں انشاء اللہ کروں گا۔ جس کی وجہ سے مجھے یقین تھا اور میں نے صبح ہمارے ماجد صاحب جو اس وقت وکیل التبشیر ہیں ان کو بتا دیا کہ اب میری فکر دور ہوگئی ہے۔ ترسوں کی خواب تھی بڑی واضح خواب ہے اور بڑی خوشخبری ہے اس میں۔ میں نے کہا اب ہمیں کسی کینیڈا کی ضرورت نہیں کسی اور ملک کی مدد کی ضرورت نہیں سب کو چھوڑ دو۔ انہوں نے لازماً عزت کے ساتھ نکلنا ہے اور عزت کے ساتھ واپس بھی آنا ہے انشاء اللہ۔ یہ رؤیا بعض اور تفاصیل کے ساتھ میں انشاء اللہ اگلے جمعہ میں آپ کو سناؤں گا لیکن ہوا یہ کہ آج صبح تک باوجود اس کے کہ یہ وہاں آئیوری کوسٹ پہنچ چکے تھے دوراتیں ان کو ایئرپورٹ پر بسر کرنی پڑیں اور وجہ یہ تھی کہ وہ حیران تھے کہ ان لوگوں کو چارٹرڈ جہاز کیسے مل گیا اور عموماً چارٹرڈ جہاز کے ذریعے جو فساد پیدا کرنے والے اور فتنہ پرداز لوگ ہیں وہ بھی اسی طرح بیچ میں داخل ہو کے پہنچا کرتے ہیں۔

جو وزیر متعلق تھے ان کو جماعت کی تفصیل کا علم نہیں تھا لیکن اللہ کی شان ہے کہ وہاں کے مذہبی امور کے وزیر جماعت کو جانتے تھے۔ اب ایک مذہبی امور کا وزیر خباثت کر رہا ہے اور ایک دوسرا اس کا توڑ کر رہا ہے انہوں نے صدر سے ملاقات کی اور ایم۔ ایم۔ احمد کا بھی میں ممنون ہوں کہ انہوں نے ایک فیکس صدر کے نام لکھی تھی کیونکہ یونائیٹڈ نیشنز میں ان کو وہ جانتے تھے مگر دراصل یہ وزیر صاحب تھے جنہوں نے خود ملاقات کی اور ان کو بتایا کہ یہ شرارت ہو رہی ہے اور یہ معصوم لوگ ہیں جو ایئرپورٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کے متعلق فوری کارروائی ہونی چاہئے۔ چنانچہ صدر نے فوری طور پر ان کو وزیر خارجہ کے پاس بھجوایا اور کہا کہ اس کو جا کے فوراً سمجھاؤ اور بتاؤ کہ ان کو پوری طرح اسی طرح دو مہینے کے ویزہ کے ساتھ عزت کے ساتھ ملک میں داخل کیا جائے چنانچہ آج صبح وزیر خارجہ نے وقت دیا ہمارے وفد کو کہ وہ چٹھی لے کے میرے پاس آؤ اور ان کو ہدایت مل چکی تھی کہ میں نے کیا کارروائی کرنی ہے چنانچہ آج صبح وہ چٹھی لے کر وہاں پہنچے اور اسی وقت خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ عزت کے ساتھ بسیں وہاں پہنچیں اور ان کو حفاظت کے ساتھ ایئرپورٹ سے نکال کر آئیوری کوسٹ کی مہمانی یعنی میزبانوں کے سپرد کر دیا گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سارا معاملہ اپنے اختتام کو عزت کے ساتھ پہنچا ہے۔

اس ضمن میں میں ذکر کرنا چاہتا ہوں کونا صاحب ہمارے ایک دوست ہیں بہت پیارے

اور عزیز دوست ہیں جلسے پر ہمیشہ آ کے ملتے رہتے ہیں، ان کے دل میں بھی اللہ نے جماعت کی بہت محبت ڈالی ہے وہ بھی بہت مددگار ثابت ہوئے، رات بھر جاگ کے انہوں نے کوششیں کیں، خود ایئر پورٹ پہ گئے، کوئی تکلیف نہ پہنچے اور یہ سارے وہ لوگ ہیں جو ہمارے شکریے کے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے میں امید رکھتا ہوں کہ جزاء کے مستحق ہوں گے۔ پس آج کے خطبے میں اس سے زیادہ میں باتیں بیان نہیں کر سکتا اور یہ مکمل دور پورا کس طرح ہوا یہ آپ کو میں نے سمجھا دیا ہے اور اب دعائیں ہیں اور مباہلے کے نتائج کا انتظار ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔